اسامہ بن لادن شہید کا امریکہ کو 2002 ءمیں لکھا گیا وہ خط جو 21 سال بعد سوشل میڈیا پر وائرل ہوا۔

اسامہ بن لادن شہید کے خط کا اردو متن

بسم الله الرحمن الرحيم

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ

جن لوگوں سے جنگ کی جارہی ہے انہیں اجازت دی جاتی ہے (کہ وہ اپنے دفاع میں لڑیں) کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور یقین رکھو کہ اللہ ان کو فتح دلانے پر پوری طرح قادر ہے۔(سورۃ الحج، آیت:39)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا

”جو لوگ ایمان لائے ہوئے ہیں وہ اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر اپنالیا ہے وہ طاغوت کے راستے میں لڑتے ہیں۔لہذا (اے مسلمانو) تم شیطان کے دوستوں سے لڑو ۔ (یاد رکھو کہ) شیطان کی چالیں در حقیقت کمزور ہیں۔"(سورۃ النساء، آیت:76)

کچھ امریکی مصنفین نے "ہم کس بنیاد پر لڑ رہے ہیں؟" کے عنوان سے مضامین لکھے ہیں۔ اور ان مضامین سے مختلف نتائج اخذ کیے ہیں، جن میں سے کچھ سچائی اور حقائق پر مبنی ہیں اور کچھ اس کے خلاف ہیں۔

مگر ہم یہاں صرف سچائی پر مبنی اپنا موقف ایک وضاحت اور تنبیہ کے طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس پر صرف اللہ سے اجر کی امید رکھتے ہیں اور اُسی سے کامیابی اور مدد کے طلب گار ہیں۔

ہم امریکیوں سے پوچھے گئے دو سوالوں کی بنیاد پر اپنا جواب پیش کرتے ہیں:

سوال 1 : ہم تم سے کیوں لڑ رہے ہیں اور تمہاری مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

سوال 2 : ہم تمہیں کس چیز کی طرف بلاتے ہیں، اور تم سے کیا چاہتے ہیں؟

سوال 1 : جہاں تک پہلا سوال ہے کہ ہم تم سے کیوں لڑ رہے ہیں اور تمہاری مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

اس کا جواب بہت آسان ہے:

(1) کیونکہ پہلے تم نے ہم پر حملہ کیا ہے اور اب بھی ہم پر اپنے حملے جاری رکھے ہوئے ہو۔

الف) تم نے فلسطین میں ہم پر حملہ کیا ہے ۔

i. فلسطین جو 80 سال سے زائد عرصے سے فوجی قبضے میں جکڑا ہوا ہے۔ انگریزوں نے تمہاری مدد اور تمہارے تعاون سے فلسطین کو یہودیوں کے حوالے کر دیا تھا جو اس پر 50 سال سے زائد عرصے سے قابض ہیں۔ اور یہ ظلم و جبر، جرائم، قتل و غارت گری، بے دخلی، تباہی اور بربادی سے بھرے ہوئے 50 سال ہیں۔ اسرائیل کی تخلیق اور اس کی حفاظت کرنا بہت بڑے جرائم میں سے ایک ہے اور تم یہ جرم کرنے والے مجرموں کے سرغنہ ہو۔ اور یقیناً اسرائیل کے لیے امریکی حمایت کی سطح کو بیان کرنے اور ثابت کرنے کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ اسرائیل کی تخلیق ایک جرم ہے جسے مٹانا ضروری ہے۔ ہر وہ شخص جس کے ہاتھ اس جرم میں رنگے ہوئے ہیں، اسے اس کی بھاری قیمت ادا کرنی ہو گی۔

ii. یہ دیکھ کر ہمیں ہنسی اور رونا دونوں آتے ہیں کہ تم ابھی تک اپنے من گھڑت جھوٹ کو دہراتے ہوئے نہیں تھکے کہ "یہودیوں کا فلسطین پر تاریخی حق ہے جیسا کہ تورات میں ان سے وعدہ کیا گیا تھا" اور جو کوئی بھی اس پر ان سے اختلاف کرتا ہے اس پر یہود دشمنی کا الزام لگاتے ہو۔ یہ تاریخ میں سب سے زیادہ غلط اور وسیع پیمانے پر گردش کرنے والی من گھڑت باتوں میں سے ایک ہے۔ فلسطین کے لوگ خالص عرب اور اصل سامی ہیں۔ یہ مسلمان ہی ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے اصل وارث ہیں اور حقیقی تورات جس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی، کے اصل وارث ہیں۔ مسلمان تمام انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں، بشمول ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد ﷺ، ان سب انبیاء پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اگر تورات میں موسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں سے فلسطین کے حق کا وعدہ کیا گیا ہے تو ہم مسلمان ہی اس کی سب سے زیادہ حق دار قوم ہیں۔ جب مسلمانوں نے فلسطین کو فتح کیا اور رومیوں کو یہاں سے نکال باہر کیا تو فلسطین اور بیت المقدس تمام انبیاء علیہم السلام کے دین "اسلام" کی طرف لوٹ آئے۔ لہٰذا فلسطین کے تاریخی حق کا مطالبہ اس امت اسلامیہ کے خلاف نہیں کیا جا سکتا جو اللہ کے تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھتی ہے اور ہم ان انبیاء میں کوئی تفریق نہیں کرتے۔

iii. فلسطین میں بہنے والے خون کا یکساں انتقام لیا جائے گا۔ تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ فلسطینی تنہا نہیں روتے۔ ان کی عورتیں کوئی لاوارث بیوہ نہیں ہیں۔ ان کے بیٹے کوئی لاوارث یتیم نہیں ہیں۔

(ب) تم نے صومالیہ میں ہم پر حملہ کیا۔ تم نے چیچنیا میں ہمارے خلاف روسی مظالم، کشمیر میں ہمارے خلاف بھارتی جبر اور لبنان میں ہمارے خلاف یہودی جارحیت کی حمایت کی ہے۔

(ج) تمہاری نگرانی، رضامندی اور احکامات کے تحت، ہمارے ممالک کی حکومتیں جو تمہارے ایجنٹ کے طور پر کام کرتی ہیں، روزانہ کی بنیاد پر ہم پر حملہ کرتی ہیں۔

i. یہ حکومتیں ہمارے لوگوں کو شریعت کے نفاذ سے روکتی ہیں، اور اس سے روکنے کے لیے تشدد اور جھوٹ کا سہارا لیتی ہیں۔

ii. یہ حکومتیں ہمیں ذلت سے دوچار رکھتی ہیں، اور ہمیں خوف و ہراس کے ایک بڑے حصار میں قید رکھتی ہیں۔

iii. یہ حکومتیں ہماری امت کا مال چوری کر کے تمہیں سستے داموں بیچ دیتی ہیں۔

iv. ان حکومتوں نے یہودیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہیں، اور اپنے ہی لوگوں کے کٹے ہوئے اعضاء پر یہودیوں کی ریاست کے وجود کو تسلیم کرتے ہوئے فلسطین کا بیشتر حصہ ان کے حوالے کر دیا ہے۔

v. ان حکومتوں کا خاتمہ ہم پر فرض ہے، اور امت کو آزاد کرانے، شریعت کو سپریم قانون بنانے اور فلسطین کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے یہ ایک ضروری قدم ہے۔ اور ان حکومتوں کے خلاف ہماری لڑائی تمہارے خلاف لڑائی سے الگ نہیں ہے۔

(د) تم بین الاقوامی اثر ورسوخ اور فوجی دھمکیوں کے زور پر ہماری دولت اور تیل معمولی قیمتوں پر چوری کرتے ہو۔ یہ چوری درحقیقت دنیا کی تاریخ میں بنی نوع انسان کی اب تک کی سب سے بڑی چوری ہے۔

(ر) یہودیوں کی حفاظت اور ہمارے خزانوں کی لوٹ مار کے تسلسل کو یقینی بنانے کے لیے تمہاری افواج ہمارے ممالک پر قابض ہیں۔ اور تم نے اپنے فوجی اڈوں کو ان میں وسیع پیمانے پر قائم کر رکھا ہے۔ تم ہماری زمینوں کو خراب کر رہے ہو، اور تم نے ہمارے مقدسات کا محاصرہ کر رکھا ہے۔

(س) تم نے عراق کے مسلمانوں کو بھوکا رکھا ہے۔ جہاں ہر روز بچے مرتے ہیں۔ کیا یہ حیرت اور افسوس کی بات نہیں ہے کہ تمہاری پابندیوں کے نتیجے میں 15 لاکھ سے زیادہ عراقی بچے مر چکے ہیں اور تم نے تشویش تک کا اظہار نہیں کیا۔ لیکن پھر جب تمہارے صرف 3000 لوگ مر گئے، تو پوری دنیا اٹھ کھڑی ہوئی اور ابھی تک بیٹھی نہیں ہے۔

(ش) تم نے یہودیوں کے اس خیال کی حمایت کرتے ہو کہ یروشلم ان کا ابدی دارالحکومت ہے، اور اپنا سفارت خانہ وہاں منتقل کرنے پر رضامند ہو گئے ہو۔ تمہاری مدد سے اور تمہاری حفاظت میں اسرائیلی مسجد الاقصیٰ کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ تمہارے ہتھیاروں کی حفاظت میں، ایریل شیرون مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا تھا، تاکہ اس پر قبضہ کرنے اور اسے تباہ کرنے کی تیاری کے طور پر اسے اپنے ناپاک قدموں سے آلودہ کرے۔

(2) یہ سانحات اور آفاتیں ہم پر تمہارے ظلم اور جارحیت کی چند مثالیں ہیں۔ ہمارے مذہب اور عقل کا حکم ہے کہ مظلوم کو جارحیت کا جواب دینے کا حق ہے۔ لہذا ہم سے جہاد، مزاحمت اور انتقام کے سوا کسی چیز کی توقع نہ رکھو۔ کیا نصف صدی سے زیادہ عرصے تک امریکہ کے ہم پر حملے کرنے کے بعد یہ توقع رکھنا کسی بھی طرح سے عقل مندی ہے کہ ہم اسے سلامتی اور امن کے ساتھ رہنے کے لیے چھوڑ دیں گے؟!!

(3) اس کے بعد تم اس بات پر اختلاف کر سکتے ہو کہ مذکورہ بالا تمام باتیں شہریوں کے خلاف جارحیت کا جواز نہیں بنتی ہیں ان جرائم کی بنیاد پر جن کا انھوں نے ارتکاب نہیں کیا اور جن جرائم میں انھوں نے حصہ نہیں لیا۔

(الف) یہ بات تمہارے اس مسلسل دہرائے جانے والے دعویے کے خلاف ہے کہ "امریکہ آزادی کی سرزمین ہے، اور اس کے رہنما دنیا میں اس آزادی کے نمائندہ ہیں۔" کیونکہ امریکی عوام وہ ہیں جو اپنی آزاد مرضی سے اپنی حکومت کا انتخاب کرتے ہیں۔ یہ انتخاب اس حکومت کی پالیسیوں اور اس کے وعدوں کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اس طرح امریکی عوام فلسطینیوں پر اسرائیلی جبر، ان کی سرزمین پر غاصبانہ قبضے اور فلسطینیوں کو مسلسل قتل و غارت گری کا نشانہ بنانے، تشدد، سزا اور بے دخلی کے لیے اپنی حمایت کا اظہار اپنی حکومت کے انتخاب سے کرتے ہیں اور اس حکومت کی پالیسیوں پر رضامندی ظاہر کرتے ہیں اور اس کی تائید کرتے ہیں۔ جب کہ امریکی عوام کے پاس اپنی حکومت کی پالیسیوں کو مسترد کرنے اور اگر وہ چاہیں تو اسے تبدیل کرنے کی اہلیت اور اختیار بھی موجود ہے۔

(ب) یہ امریکی عوام ہی ہیں جو اپنی حکومت کو ٹیکس ادا کرتے ہیں، جو ان طیاروں کے لیے رقم فراہم کرتے ہیں جو افغانستان میں ہم پر بمباری کرتے ہیں، وہ ٹینک جو فلسطین میں ہمارے گھروں کو نشانہ بنا کر تباہ کرتے ہیں، وہ فوجیں جو خلیج عرب میں ہماری زمینوں پر قابض ہیں، اور وہ بحری بیڑے جو عراق کی ناکہ بندی کو یقینی بناتے ہیں۔ یہ ٹیکس ڈالر اسرائیل کو اس لیے دیے جاتے ہیں کہ وہ ہم پر حملہ کرتا رہے اور ہماری زمینوں پر قابض رہے۔ لہٰذا یہ امریکی عوام ہی ہیں جو ہمارے خلاف حملوں کے لیے رقم فراہم کرتے ہیں، اور وہی ہیں جو اپنے منتخب امیدواروں کے ذریعے ان رقوم کے خرچ کی نگرانی کرتے ہیں۔

(ج) امریکی فوج بھی امریکی عوام ہی کا حصہ ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جو بے شرمی سے ہمارے خلاف لڑنے میں یہودیوں کی مدد کر رہے ہیں۔

(د) یہ امریکی عوام ہی ہے جو اپنے مردوں اور عورتوں دونوں کو ان امریکی افواج میں بھرتی کرواتے ہیں جو ہم پر حملے کرتی ہیں۔

(ر) یہی وجہ ہے کہ امریکی عوام ہمارے خلاف امریکہ اور یہودیوں کے تمام جرائم میں بے قصور نہیں ہیں۔

(س) اللہ تعالیٰ نے بدلہ لینے کی اجازت و اختیار کا قانون بنایا ہے۔ اس لئے اگر ہم پر حملہ کیا جاتا ہے تو ہمیں جوابی حملہ کرنے کا حق ہے۔ جس نے ہمارے گاؤں اور قصبوں کو تباہ کیا ہے تو ہمیں ان کے گاؤں اور بستیوں کو تباہ کرنے کا حق ہے۔ جس نے ہماری دولت چوری کی ہے، ہمیں ان کی معیشت تباہ کرنے کا حق ہے۔ اور جس نے بھی ہمارے شہریوں کو مارا ہے تو ہمیں ان کو مارنے کا حق ہے۔

امریکی حکومت اور پریس اب بھی اپنی عوام کو اس سوال کا درست جواب دینے سے انکاری ہیں کہ

مسلمانوں نے نیویارک اور واشنگٹن میں امریکیوں پر حملہ کیوں کیا؟

اگر امریکہ کی نظر میں ایرل شیرون امن پسند ہے تو پھر ہم بھی امن پسند ہی ہیں!!!

امریکہ آداب اور اصولوں کی زبان نہیں سمجھتا، اس لیے ہم اسے اپنی بات سمجھانے کے لئے اس کو سمجھ میں آنے والی زبان ہی استعمال کر رہے ہیں۔

سوال 2 : دوسرا سوال جس کا ہم جواب دینا چاہتے ہیں کہ ہم تمہیں کس چیز کی طرف بلا رہے ہیں، اور تم سے کیا چاہتے ہیں؟

(1) پہلی چیز جس کی طرف ہم تمہیں بلا رہے ہیں وہ "اسلام" ہے۔

(الف) یعنی خدا کے ساتھ جڑنے کا مذہب؛ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے سے انکار کرنا؛ خدا سے محبت کرنا، اس کے قوانین کو مکمل طور پر تسلیم کرنا؛ اور ان تمام آراء، احکامات، نظریات اور مذاہب کو ترک کرنا جو اُس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے ہوئے دین سے متصادم ہیں۔ اسلام تمام انبیاء کا دین ہے اور ان میں کوئی تفریق نہیں کرتا- ان سب انبیاء پر سلام ہو۔ ہم تمہیں اس مذہب کی طرف بلاتے ہیں۔ یہ خدا کی اطاعت، اخلاص، بہترین اخلاق، نیکی، رحم، عزت، پاکیزگی اور تقویٰ کا دین ہے۔ دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے، ان کے درمیان عدل و انصاف قائم کرنے، انہیں ان کے حقوق دینے اور کمزروں اور مظلوموں کا دفاع کرنے کا دین ہے۔ اپنے ہاتھ، زبان اور دل سے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کا دین ہے۔ یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا دین ہے تاکہ اللہ کے کلمہ سربلند ہو اور دین کی بالادستی قائم ہو۔ اور یہ اللہ کی اطاعت پر اتحاد اور اتفاق کا مذہب ہے، اور تمام لوگوں کے درمیان ان کے رنگ، جنس یا زبان کی تفریق کے بغیر مکمل مساوات قائم کرتا ہے۔

(ب) یہ وہ مذہب ہے جس کی کتاب قرآن مجید باقی تمام آسمانی کتابوں اور پیغامات کے بدل جانے کے بعد اب تک بالکل محفوظ اور غیر متغیر ہے۔ قرآن قیامت تک کا معجزہ ہے۔ اللہ نے ہر کسی کو چیلنج کیا ہے کہ

اور اگر تم اس (قرآن) کے بارے میں ذرا بھی شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے (محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اتارا ہے تو اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنا لاؤ۔ اور اگر سچے ہو تو اللہ کے سوا اپنے تمام مدد گاروں کو بلالو۔ (سورۃ البقرۃ، آیت:23)

(2) دوسری چیز جس کی طرف ہم تمہیں بلاتے ہیں، وہ یہ ہے کہ تمہارے درمیان پھیلے ہوئے ظلم، جھوٹ، بدکاری اور بے حیائی کو روکا جائے۔

(الف) ہم تمہیں آداب، اصول، عزت اور پاکیزگی کے حامل لوگ بننے کا کہتے ہیں؛ یعنی زنا، ہم جنس پرستی، نشہ آور اشیاء، جوئے، اور سودی تجارت جیسے غیر اخلاقی کاموں کو مسترد کرنے کا کہتے ہیں ۔ ہم تمہیں ان سب باتوں کی طرف اس لیے بلاتے ہیں تاکہ تم اس دھوکے سے آزاد ہو جاؤ جس میں تم گرفتار ہو گئے ہو کہ "تم ایک عظیم قوم ہو" تاکہ تم ان دھوکے باز جھوٹے لیڈروں سے بھی آزاد ہو جاؤ جو تمہارے درمیان پھیل گئے ہیں تاکہ تم سے تمہاری اس حقیر حالت کو چھپائے رکھیں جس تک تم پہنچ چکے ہو۔

(ب) ہمیں یہ بتاتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ تم اس وقت تاریخ انسانی کی بدترین تہذیب ہو:

i. تم وہ قوم ہو جو اپنے آئین اور قوانین میں اللہ کی شریعت کے مطابق حکمرانی کرنے کے بجائے اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق اپنے قوانین بنانے کا انتخاب کرتی ہے۔

ii. تم مذہب کو اپنی حکومتی پالیسیوں سے الگ کرتے ہو، یہ کام اس خالص فطرت سے متصادم ہے جو رب اور تمہارے خالق کے مطلق اختیار کی تصدیق کرتی ہے۔

iii. تم اس سوال کا جواب دینے سے بھی بھاگتے ہو جو تمہارے سامنے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو پیدا کرے، انہیں تمام مخلوقات اور زمین پر اقتدار عطا کرے، انہیں زندگی کی تمام سہولتیں عطا کرے، مگر ان چیزوں کا علم مہیا کرنے سے انکار کر دے جو ان کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے: یعنی ان اصولوں اور قوانین کا علم جو انسانوں کی زندگیوں پر نافذ ہوتے ہیں؟

iv. تم وہ قوم ہو جو سود کی اجازت دیتی ہے۔ سود جسے تمام مذاہب نے حرام قرار دیا ہے۔ مگر تم پھر بھی سود پر اپنی معیشت چلاتے اور سرمایہ کاری کرتے ہو۔ اس کے نتیجے میں یہودیوں نے اپنی تمام تر شکلوں اور طریقوں سے تمہاری معیشت پر قبضہ کر لیا ہے جس کے ذریعے تمہارے ذرائع ابلاغ پر بھی اپنا قبضہ جما لیا ہے اور اب تمہارے ہی خرچے پر تمہاری زندگی کے تمام پہلوؤں سے تمہیں اپنا غلام بنا کر اپنے مقاصد حاصل کر رہے ہیں۔ تمہارے ساتھ بالکل وہی ہو رہا ہے جس سے بنجمن فرینکلن نے بھی تمہیں خبردار کیا تھا۔

v. تم ایک ایسی قوم ہو جو اپنے ملک میں تمام نشہ آور اشیاء کی پیداوار کی اجازت دیتی ہے اور ان کی دوسرے ممالک میں فروخت اور استعمال کی بھی اجازت دیتی ہے۔ مگر صرف اپنے ملک میں ان کی فروخت سے منع کرتی ہے، حالانکہ تمہاری قوم ہی ان منشیات کی سب سے بڑی صارف ہے۔

vi. تم ایک ایسی قوم ہو جو غیر اخلاقی کاموں کی اجازت دیتی ہے، اور تم انہیں شخصی آزادی کا ستون سمجھتے ہو۔ تم اس دلدل میں تہہ در تہہ دھنسے ہوئے ہو اور تمہارے درمیان بے حیائی پھیل چکی ہے، جس پر نہ تمہاری غیرت اور نہ تمہارے قوانین کو کوئی اعتراض ہے۔ تمہارے صدر کلنٹن کی سرکاری اوول آفس میں کی گئی غیر اخلاقی حرکتوں کو آخر کون بھول سکتا ہے؟ تم نے اسے عدالت کے کٹہرے تک میں کھڑا نہیں کیا، تمہارے نزدیک اس نے صرف ایک عام 'غلطی' کی، اور پھر یہ سب کچھ بغیر کسی احتساب و سزا کے ختم ہو گیا۔ کیا اس سے بدتر قسم کا کوئی واقعہ ہے جس کے لیے تمہارا نام تاریخ میں لکھا جائے اور قومیں اسے یاد رکھیں؟

vii. تم ایک ایسی قوم ہو جو تمام شکلوں میں جوا کھیلنے کی اجازت دیتی ہے۔ کمپنیاں بھی اس پر عمل کرتی ہیں، جس کے نتیجے میں سرمایہ کاری فعال ہو جاتی ہے اور مجرم ہی امیر ہو جاتے ہیں۔

viii. تم ایک ایسی قوم ہو جو خواتین کا استحصال کرتی ہے جیسے کنزیومر پروڈکٹس یا ایڈورٹائزنگ ٹولز جو صارفین کو ان کی خریداری کے لیے بلاتے ہیں۔ تم اپنے منافع کے مارجن کو بڑھانے کے لیے خواتین کو مسافروں، زائرین اور اجنبیوں کی خدمت کے لیے استعمال کرتے ہو۔ اس کے بعد بھی تم کہتے ہو کہ "ہم خواتین کی آزادی کی حمایت کرتے ہیں۔ "

ix. تم ایک ایسی قوم ہو جو بالواسطہ اور بلاواسطہ ہر طرح کی جنسی تجارت کرتی ہے۔ اور اس پر، فن، تفریح، سیاحت اور آزادی کے نام سے اور دوسرے کئی پر فریب ناموں سے جو تم منسوب کرتے ہو دیو ہیکل ادارے اور کمپنیاں قائم کر رکھی ہیں۔

x. اور ان تمام باتوں کی وجہ سے تمہیں تاریخ میں ایسی بیماریاں پھیلانے والی قوم قرار دیا گیا ہے جو ماضی میں انسان کو معلوم نہیں تھیں۔ کیا آئندہ آنے والے انسان اور قومیں اس پر فخر کریں گی کہ تم نے انہیں ایک شیطانی امریکی ایجاد کے طور پر "ایڈز" کا مرض دیا ہے؟

xi. تم نے اپنے صنعتی فضلے اور گیسوں سے قدرتی ماحول کو تاریخ میں کسی بھی دوسری قوم سے زیادہ تباہ کیا ہے۔ اس کے باوجود تم کیوٹو معاہدے پر دستخط کرنے سے اس لئے انکار کرتے ہو تاکہ تم اپنی لالچی کمپنیوں اور صنعتوں کا منافع اور زیادہ بڑھا سکو۔

xii. تمہارا قانون ان امیروں اور دولت مندوں کا قانون ہے، جو اپنی سیاسی جماعتوں میں غلبہ رکھتے ہیں، اور ان کی انتخابی مہم کو بھاری فنڈ دیتے ہیں۔ اور ان کے پیچھے یہودی کھڑے ہیں، جو تمہاری پالیسیوں، میڈیا اور معیشت کو کنٹرول کرتے ہیں۔

xiii. تاریخِ انسانی میں تمہیں جس کام کے لیے خاص طور پر یاد رکھا جایے کام گا، وہ یہ ہے کہ تم نے اصولوں اور اقدار کے دفاع کے لیے نہیں بلکہ اپنے مفادات اور منافع کو محفوظ بنانے کے لیے تاریخ میں کسی بھی دوسری قوم سے زیادہ بنی نوع انسان کو تباہ کرنے کے لیے اپنی طاقت کا استعمال کیا ہے۔ وہ تم ہی ہو جس نے جاپان پر ایٹم بم گرایا، حالانکہ جاپان جنگ کے خاتمے کے لیے بات چیت کے لیے تیار تھا۔ اے آزادی کے دعویدارو! سوچو تم نے انسانیت کے خلاف کتنے ظلم و ستم اور ناانصافیاں کی ہیں۔

xiv. تمہاری ایک اور بڑی خصوصیت کہیں فراموش نہ ہو جائے وہ ہے: آداب اور اقدار دونوں میں تمہارا دوغلا پن۔ آداب اور اصولوں میں تمہاری منافقت۔ تمام آداب، اصول اور اقدار میں تمہارے دو پیمانے ہیں: ایک اپنے لیے اور ایک دوسری قوموں کے لیے۔

a. وہ آزادی اور جمہوریت جس کا تم دعویٰ کرتے ہو وہ صرف تمہارے لیے اور سفید فام نسل کے لیے ہے۔ جہاں تک باقی دنیا کا تعلق ہے، تم ان پر اپنی شیطانی، تباہ کن پالیسیاں اور حکومتیں مسلط کرتے ہو، جنہیں تم 'امریکی دوست' کہتے ہو۔ پھر بھی تم انہیں جمہوریت قائم کرنے سے روکتے ہو۔ جب الجزائر میں اسلامی جماعتوں نے جمہوریت پر عمل کرنا چاہا اور وہ الیکشن جیت گئے، تو تم نے الجزائر کی فوج سے اپنے ایجنٹوں کو ان پر مسلط کر دیا، جنہوں نے ان پر ٹینکوں اور بندوقوں سے حملہ کر دیا، انہیں قید کر کے تشدد کا نشانہ بنایا - یہ امریکیوں کی طرف سے جمہوریت کی کتاب!!! کا ایک بالکل نیا سبق ہے۔

b. عالمی امن کو یقینی بنانے کے لیے بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کو ممنوع قرار دینے اور زبردستی ہٹانے سے متعلق تمہاری پالیسی صرف ان ممالک پر لاگو ہوتی ہے جن کو تم ایسے ہتھیار رکھنے کی اجازت نہیں دینا چاہتے۔ مگر جن ممالک سے تم راضی ہو جیسے کہ اسرائیل، تو انہیں اپنی سلامتی اور دفاع کے لیے ایسے ہتھیار رکھنے اور استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ کوئی اور ملک جس پر تمہیں شبہ ہو کہ وہ اس قسم کے ہتھیار تیار کر رہا ہے تو تم اسے مجرم کہتے ہو اور اس کے خلاف فوجی کارروائی کرتے ہو۔

c. اگرچہ بین الاقوامی قانون، قراردادوں اور پالیسیوں کا احترام کرنے میں تم خود آخری نمبر پر ہو، لیکن پھر بھی دعویٰ کرتے ہو کہ اگر کوئی اور ایسا کرے گا تو ہم اسے سزا دیں گے۔ جبکہ اسرائیل 50 سال سے زیادہ عرصے سے امریکہ کی مکمل حمایت سے اقوام متحدہ کی قراردادوں اور قوانین کو اپنے قدموں تلے روند رہا ہے۔

d. جہاں تک جنگی جرائم کا تعلق ہے جن کی تم مذمت کرتے ہو اور ان پر دوسروں کے خلاف فوجداری عدالتیں قائم کرتے ہو- مگر اپنے بارے میں بے شرمی سے کہتے ہو کہ تمہیں اس سے استثنیٰ حاصل ہے۔ تاہم، تاریخ ان تمام جنگی جرائم کو کبھی نہیں بھولے گی جو تم نے مسلمانوں اور باقی دنیا کے خلاف کیے ہیں۔ جن لوگوں کو تم نے جاپان، ویت نام، افغانستان، صومالیہ، لبنان اور عراق میں قتل کیا ہے، وہ ہمیشہ غم و غصے کا شکار رہیں گے اور تم کبھی ان کے انتقام سے نہیں بچ پاؤ گے۔ یہ تمہیں افغانستان میں اپنے تازہ ترین جنگی جرائم کی یاد دلانے کے لیے کافی ہو گا، جس میں بے گناہ گنجان آباد شہروں اور دیہاتوں کو تباہ کیا گیا۔ مساجد پر بم گرائے گئے جس سے مسجدوں کی چھتیں ٹوٹ کر اندر نمازی مسلمانوں

کے سروں پر گر گئیں۔ وہ تم ہی ہو جنہوں نے قندوز سے نکلتے وقت مجاہدین کے ساتھ معاہدہ توڑا، قلعہ جنگی پر فضائی بمباری کی، ایک ہزار سے زائد قیدیوں کو لوہے کے گرم کنٹینروں میں بند کر کے دم گھونٹ کر اور پیاس سے مار ڈالا۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ایجنٹوں کے ہاتھوں تشدد سے کتنے لوگ مر چکے ہیں۔ تمہارے طیارے افغانستان کی فضاؤں میں اب بھی موجود ہیں اور کسی مشکوک شخص کو تلاش کر رہے ہیں۔

e. تم انسانی حقوق کے محافظ ہونے کا دعویٰ کرتے ہو اور تمہاری وزارت خارجہ سالانہ رپورٹس بھی جاری کرتی ہے جس میں ان ممالک کے طویل اعداد و شمار ہوتے ہیں جو کسی بھی طرح انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ تاہم یہ تمام انسانی حقوق اس وقت معدوم ہو گئے جب تمہارے جرائم کے جواب میں مجاہدین نے تمہیں نشانہ بنایا اور پھر تم نے انہی مجرم حکومتوں کے طریقے اختیار کئے جن پر تم لعنت بھیجتے تھے۔ امریکہ میں تم نے ایسے غیر انسانی قوانین جاری کیے جن کے تحت تم نے بغیر کسی وجہ کے ہزاروں مسلمانوں کو گرفتار کر لیا اور انہیں عدالتی ٹرائل کے بغیر حراست میں رکھا اور ان کے نام تک ظاہر نہیں کیے۔ گوانتاموں میں جو کچھ ہوتا ہے وہ امریکہ اور اس کی اقدار کے لیے ایک تاریخی شرمندگی ہے، اور یہ تمہارے چہروں پر چیختا ہے کہ تم منافق ہو، "کسی بھی قرارداد یا معاہدے پر آخر تمہارے دستخطوں کی کیا حیثیت ہے؟"

(3) تیسری بات یہ ہے کہ ہم تمہیں خود اپنی ذات کے ساتھ ایک ایماندارانہ موقف اختیار کرنے کی دعوت دیتے ہیں (اگرچہ مجھے شک ہے کہ تم ایسا ہرگز نہیں کرو گے) تاکہ تم یہ دریافت کر سکو کہ تم ایک اصولوں اور آداب سے عاری قوم ہو، اور یہ کہ تمہارے لیے اقدار اور اصول ایسی چیزیں ہیں کہ جن پر عمل کا تم صرف دوسروں سے مطالبہ کرتے ہو اور خود اس پر کوئی عمل نہیں کرتے۔

(4) ہم تمہیں یہ بھی مشورہ دیتے ہیں کہ فلسطین میں اسرائیل کی حمایت کرنا بند کر دو، اور کشمیر میں ہندوستان کی حمایت کرنا بند کر دو، چیچنیا کے خلاف روس کی حمایت کرنا بند کر دو اور جنوبی فلپائن کے مسلمانوں کے خلاف منیلا حکومت کی حمایت کرنا بند کر دو۔

(5) ہم تمہیں یہ بھی مشورہ دیتے ہیں کہ اپنا سامان باندھ لو اور ہماری زمینوں سے نکل جاؤ۔ ہم تمہاری بھلائی، ہدایت اور راست بازی کے خواہاں ہیں، لہٰذا ہمیں مجبور نہ کرو کہ ہم تمہیں تابوتوں میں بند کر کے واپس بھیجیں۔

(6) ہم تم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے ممالک میں کرپٹ لیڈروں کی حمایت کرنا بند کر دو۔ ہماری سیاست اور نظام تعلیم میں مداخلت نہ کرو۔ ہمیں تنہا چھوڑ دو، ورنہ پھر ہم سے نیویارک اور واشنگٹن میں ایسے ہی کسی اور حملے کی بھی توقع رکھو۔

(7) ہم تمہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ دوغلے پن، چوری اور قبضے کی پالیسیوں کی بجائے ہمارے ساتھ باہمی تعلقات اور مفادات کی بنیاد پر معاملہ کرو اور یہودیوں کی حمایت کی اپنی پالیسیاں جاری نہ رکھو کیونکہ اس کا نتیجہ تمہارے لیے مزید آفات کی صورت میں نکلے گا۔

اگر تم ان تمام مطالبات کا جواب نہیں دے سکتے تو ملت اسلامیہ کے ساتھ جنگ کی تیاری کرو۔

امت توحید : جو اللہ پر کامل بھروسہ رکھتی ہے اور اس کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی۔ جس قوم کو قرآن میں ان الفاظ کے ساتھ مخاطب کیا گیا ہے :

اَتَخۡشَوۡنَهُمۡ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنۡ تَخۡشَوۡهُ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ

"کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ (اگر ایسا ہے) تو اللہ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ تم اس سے ڈرو ، اگر تم مومن ہو ۔"

(سورۃ التوبہ، آیت:13)

قَاتِلُوۡهُمۡ يُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ بِاَيۡدِيۡكُمۡ وَ يُخۡزِهِمۡ وَ يَنۡصُرۡكُمۡ عَلَيۡهِمۡ وَ يَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِيۡنَ. وَ يُذۡهِبۡ غَيۡظَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَ يَتُوۡبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ

" ان سے جنگ کرو تاکہ اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دلوائے ، انہیں رسوا کرے ، ان کے خلاف تمہاری مدد کرے ، اور مومنوں کے دل ٹھنڈے کردے۔اور ان کے دل کی کڑھن دور کردے ، اور جس کی چاہے توبہ قبول کرلے اور اللہ کا علم بھی کامل ہے ، حکمت بھی کامل۔"(سورۃ التوبہ، آیت:14-15)

عزت اور احترام والی امت :

وَ لِلّٰهِ الۡعِزَّةُ وَ لِرَسُوۡلِهٖ وَ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ لٰكِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ

" حالانکہ عزت تو اللہ ہی کو حاصل ہے اور اس کے رسول کو ، اور ایمان والوں کو ، لیکن منافق لوگ نہیں جانتے ۔"

(سورۃ المنافقون، آیت:8)

وَ لَا تَهِنُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ

"(مسلمانو) تم نہ تو کمزور پڑو ، اور نہ غمگین رہو ، اگر تم واقعی مومن رہو تو تم ہی سربلند ہوگے۔" (سورۃ آل عمران، آیت 139:)

شہداء کی امت : وہ امت جو زندگی سے زیادہ موت کی تمنا کرتی ہے۔

وَ لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ - فَرِحِيۡنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۙ وَ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِالَّذِيۡنَ لَمۡ يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ مِّنۡ خَلۡفِهِمۡ ۙ اَلَّا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ - يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضۡلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ -

اور (اے پیغمبر) جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوئے ہیں، انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا، بلکہ وہ زندہ ہیں، انہیں اپنے رب کے پاس رزق ملتا ہے۔ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے جو کچھ دیا ہے وہ اس پر مگن ہیں، اور ان کے پیچھے جو لوگ ابھی ان کے ساتھ (شہادت میں) شامل نہیں ہوئے، ان کے

بارے میں اس بات پر بھی خوشی مناتے ہیں کہ (جب وہ ان سے آکر ملیں گے تو) نہ ان پر کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ اللہ کی نعمت اور فضل پر بھی خوشی مناتے ہیں اور اس بات پر بھی کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (سورۃ آل عمران، آیت:171 - 169)

فتح اور کامیابی والی امت : جس کا اللہ نے وعدہ کیا ہے:

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ وَ لَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ

"وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچائی کا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ اسے تمام دوسرے دینوں پر غالب کردے، چاہے مشرک لوگوں کو یہ بات کتنی بری لگے۔"(سورۃ الصف، آیت: 9)

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ

"اللہ نے یہ بات لکھ دی ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب آئیں گے۔یقین رکھو کہ اللہ بڑا قوت والا، بڑے اقتدار والا ہے۔" (سورۃ المجادلۃ، آیت: 21)

امت اسلامیہ :جو تم جیسی پچھلی بری سلطنتوں کو ختم کرنے اور تباہ کرنے میں کامیاب رہی ہے ۔ وہ امت جو تمہارے حملوں کو مسترد کرتی ہے، انسانوں سے تمہارے شر کو دور کرنا چاہتی ہے، اور تم سے لڑنے کے لیے تیار ہے۔ تمہیں بخوبی معلوم ہے کہ یہ ملت اسلامیہ تمہارے غرور اور تکبر کو اپنی روح کی گہرائیوں تک میں حقیر جانتی ہے۔

اگر امریکی ہماری نصیحت اور اس نیکی، رہنمائی اور راستبازی کو ماننے سے انکار کرتے ہیں جس کی طرف ہم انہیں بلاتے ہیں، تو جان لو کہ تم اس صلیبی جنگ میں بھی شکست کھاؤ گے جو بش نے شروع کی ہے، بالکل اسی طرح جیسے سابقہ صلیبی جنگوں میں تم مجاہدین کے ہاتھوں ذلیل ہوئے تھے۔ مجاہدین بڑی خاموشی اور عاجزی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

اگر امریکیوں نے اس کا مثبت جواب نہیں دیا تو ان کا حشر بھی سوویت یونین جیسا ہو گا جو اپنی فوجی شکست، سیاسی ٹوٹ پھوٹ، نظریاتی تنزلی اور معاشی دیوالیہ پن سے نمٹنے کے لیے افغانستان سے بھاگا تھا۔

یہ ان کے سوال کے جواب کے طور پر، امریکیوں کے لیے ہمارا پیغام ہے،

کیا اب تم جانتے ہو کہ ہم تم سے کیوں لڑتے ہیں؟

اللہ کے حکم سے ہم ہی غالب رہیں گے۔

اسامہ بن لادن، 19 رمضان 1423 ھجری بمطابق 24 نومبر 2002ء